اِسلام اور مسئلۂ خلافت

گزشتہ دنوں اخبار "احسان" نے جب خلافتِ اسلامیہ کو ہر زمانہ کے مسلمانوں کے لئے لازمی قرار دیتے ہوئے لکھا۔ کہ گو خلافت کا وجود مسلمانوں کی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے مگر "ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ یہ بار اُس ملک کا حکمران اپنے کندھوں پر اٹھائے۔ جس کی طاقت و آزادی دُشمنانِ اسلام کا ہر طرح مقابلہ کرنے کے لئے کافی ہو۔ اور جس کی قوتِ بازو خلافت اور دنیائے اسلام کی حفاظت پورے طور پر کر سکے۔" تو اس پر تنقید کرتے ہُوئے ہم نے تحریر کیا تھا کہ یہ صحیح نظریہ نہیں۔ اور یہ کہ "در اصل مسلمان اسلام سے بُعد اور شامتِ اعمال کی وجہ سے اس غلطی میں مبتلا ہیں۔ کہ خلیفہ ضرور حکمران ہونا چاہیئے۔ حالانکہ اسلام یہ کہتا ہے۔ کہ وُہ دینِ اسلام کا سب سے بڑا خادم ہونا چاہیئے"

ہمارے اس جواب پر اخبار "احسان" تو خاموش رہا۔ مگر "پیغام صلح" نے اپنے بغض و عناد کا ثبوت دیتے ہُوئے لکھ دیا۔ کہ:-

"اسلام میں خلافت ایک نظامِ حکومت کا نام ہے۔ جس سے نام نہاد قادیانی خلافت کو دُور کی بھی نسبت نہیں"

ہم غیر مبایعین سے جواباً دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر خلافت نظامِ حکومت کا ہی نام ہے۔ تو کیا وُہ اپنے اس نظریہ کی تائید قرآن کریم کی کسی آیت سے دکھا سکتے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو انہیں اس قسم کے خود ساختہ اصُول اسلام اور قرآن کریم کی طرف منسُوب کرنے کا کیا حق ہے اللہ تعالیٰ نے خلافت کا جن آیاتِ قرآنیہ میں ذکر فرمایا ہے۔ ان میں کہیں یہ ذکر نہیں۔ کہ خلیفہ ضرور حکمران ہونا چاہیئے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ کہ اے مومنو! اللہ تعالیٰ تم میں اسی طرح سلسلۂ خلافت جاری فرمائے گا۔ جس طرح اس نے پہلی قوموں میں یہ سلسلہ جاری رکھا۔ اب یہاں اللہ تعالیٰ نے کَمَا کے لفظ کا استعمال فرما کر اس بات کی طرف تو اشارہ کر دیا ہے کہ جس طرح پہلے انبیاء کے بعد افراد کو خلافت ملتی رہی۔ اسی طرح امتِ محمدیہ میں بھی بعض افراد خلیفہ ہونگے۔ مگر یہ کہیں ذکر نہیں کیا۔ کہ ان خلفاء کو دنیوی حکومت بھی حاصل ہوگی۔ اور اگر یہی درست ہو۔ کہ ہر خلیفہ کے لئے بادشاہ ہونا بھی ضروری ہے۔ تو کیا غیر مبایعین ثابت کر سکتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ہر خلیفہ بادشاہ ہوا۔ اگر نہیں۔ تو وُہ خود ہی سوچیں۔ کہ ان کا یہ اصل کہاں تک درست ہے۔ پھر امتِ محمدیہ میں جو مجدد ہُوئے۔ اور جو اسی آیت استخلاف کے ماتحت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بھی تھے۔ ان کے متعلق کون کہہ سکتا ہے۔ کہ وُہ اس اصل پر پورے اترتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں بیشک روحانی بادشاہی عطا فرمائی تھی۔ مگر دنیوی بادشاہی انہیں حاصل نہیں ہُوئی پھر جبکہ نہ اسرائیلی انبیاء کے خلفاء اس اصل کے ماتحت آسکتے ہیں۔ اور نہ امتِ محمدیہ کے مجددین آسکتے ہیں۔ تو کیا غیر مبایعین ان کی خلافت اور مجددیت سے انکار کر سکتے ہیں؟

علاوہ ازیں ایک موٹی بات جس سے یہ مسئلہ بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی آیت استخلاف کے ماتحت اپنے آپ کو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ قرار دیا ہے۔ اب اگر خلافت کے لئے نظامِ حکومت کا پایا جانا بھی ضروری ہے۔ تو کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیوی حکمران تھے؟ جب نہیں۔ تو صاف معلوم ہُوا۔ کہ یہ اصل قطعاً غلط ہے۔ جو غیر مبایعین کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے:-

درحقیقت خلیفہ نبی کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اور دیکھنا صرف یہ ہوتا ہے کہ آیا نبی کو خدا تعالیٰ نے دنیوی حکومت دی تھی۔ یا نہیں۔ اگر نبی کو نبوت کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بادشاہت بھی عطا ہوئی ہو۔ تو اس کا خلیفہ بھی علاوہ روحانی تاجدار ہونے کے دُنیوی تاجدار بھی ہوگا۔ اور اگر نبی کو دُنیوی حکومت حاصل نہیں ہوگی۔ تو اس کے خلفاء کے لئے بھی حکمران ہونا ضروری نہیں ہوگا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے دُنیوی بادشاہی عطا نہیں کی۔ پس جبکہ آپ دُنیوی حکمران نہیں تھے۔ تو آپ کے خلفاء کے لئے بھی دنیوی حکمران ہونا ضروری نہ ہوا:-

غرض یہ خیال بالکل غلط۔ اور خلافِ اسلام ہے۔ کہ خلیفہ کے لئے حکمران ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اور درحقیقت انہی خیالات کا یہ نتیجہ ہے کہ مسلمان خلافت جیسی عظیم الشان نعمت کو کھو کر قعرِ مذلت میں گرے ہوئے ہیں۔ اور کوئی ان کا پرسانِ حال نہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ

قادیان ۱۱ جولائی بیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ کل رات کے گیارہ بجے حضور کا بخار کم ہونا شروع ہوا۔ اور صبح تک درجہ حرارت ستانوے پہونچ گیا۔ آج دن میں اکثر وقت ۹۹ درجہ ٹمپریچر رہا۔ اس وقت بھی ۹۹ درجہ ہے۔ گلے اور انتڑیوں کا درد ابھی بدستور ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا فرماتے رہیں ؛

ایک غلط فہمی کا ازالہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

کچھ عرصہ سے مجھے خلافت جوبلی فنڈ کمیٹی قادیان کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ جس پر بعض بیرونی دوستوں کو یہ غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔ کہ گویا میں مرکزی کمیٹی کا صدر ہوں۔ اور اس میدان میں جملہ جماعتوں کے کام کی نگرانی میرے سپرد ہے۔ یہ خیال درست نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جس کمیٹی کا میں صدر ہوں اس کا تعلق صرف قادیان کے ساتھ ہے۔ بیرونی جماعتوں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کا تعلق براہ راست ناظر صاحب بیت المال سے ہے۔ امید ہے کہ اس اعلان کے بعد اس معاملہ میں کوئی غلط فہمی نہیں رہے گی ؛

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں احباب تک یہ بات بھی پہونچانا چاہتا ہوں کہ آج کل میں ناظر تعلیم و تربیت یا ناظر تالیف و تصنیف نہیں ہوں۔ بلکہ مجھے سیرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی تکمیل کے لئے ان کاموں سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ اور آجکل ان نظارتوں کا چارج عزیزم مکرم میاں شریف احمد صاحب کے پاس ہے پس آجکل دوست ان نظارتوں کے کام کے متعلق مجھے نہ لکھا کریں۔ بلکہ موجودہ ناظر صاحب کو مخاطب کیا کریں۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ محکمانہ امور میں کسی شخص کو نام لے کر خط نہ لکھا جائے۔ کیونکہ اس میں پیچیدگی پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات خط ضائع ہو جاتے ہیں۔ صرف عہدہ کا نام لکھنا چاہیئے۔ امید ہے دوست اسے نوٹ فرما لیں گے ؛

جناب صوفی عبد القدیر صاحب بی۔ اے مجاہد جاپان کی تشریف آوری

معلوم ہوا ہے کہ جناب صوفی عبد القدیر صاحب نیاز بی۔ اے مجاہد جاپان انشاء اللہ العزیز کل مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۸ء بروز منگل صبح ۹-۴۰ کی گاڑی سے قادیان پہونچیں گے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں پورے جوش و خروش سے حصہ لیں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اخبار احمدیہ

لجنہ اماء اللہ کاٹھ گڑھ کا جلسہ ۴ جولائی لجنہ اماء اللہ کاٹھ گڑھ کا تحریک جدید کے سلسلہ میں احمدیہ زنانہ سکول میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سکرٹری لجنہ اماء اللہ۔ مولوی عنایت اللہ صاحب مولوی فاضل اور مولوی عبد المنان صاحب نے تقریریں کیں۔ اور تحریک جدید کے اس حصہ کی جو مستورات سے تعلق رکھتا ہے وضاحت کی۔ امۃ القیوم سکرٹری

امتحان میں کامیابی شیخ منظفر احمد صاحب احمد نگر (دکن) کی لڑکی قمر النساء صاحبہ نے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے ؛

ولادت ۱۹ جون سید عبد القدیر صاحب کٹک کے بھائی مولوی سید کریم بخش صاحب کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ نیز مسٹر ایس۔ ایس خان دینا ضلع جہلم کے چھوٹے بھائی کے ہاں بھی لڑکی پیدا ہوئی۔ اللہ تعالےٰ بچیوں کو نیک اور خادم دین بنائے۔ ۵ جولائی خان صاحب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب رامپوری کے صاحبزادے عبد الرحمن خان صاحب صدیقی کے ہاں لڑکی تولد ہوئی جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے صالحہ رکھا۔ احباب مولودہ کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت میاں رستم علی شاہ صاحب ۳۰ جون فوت ہو گئے ہیں احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار عنائت علی شاہ ڈالی تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور

دعائے نعم البدل عبد المنان صاحب کاٹھ گڑھ کا لڑکا عبد الشکور راہا جون کو فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

احباب دعائے نعم البدل کریں ؛

درخواست دعا بابو محمد صدیق صاحب پلیٹ فارم انسپکٹر نئی دہلی اپنی ترقی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں ؛

مکمل ٹریکٹ متعلقہ مطالبات تحریک جدید

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری اور پسندیدگی سے حضور کے گزشتہ سہ سالہ خطبات سے مکمل اقتباسات متعلقہ مطالبات تحریک جدید کو مطالبہ وار مناسب ترتیب سے حضور ہی کے الفاظ میں شائع کرنے کی صورت اختیار کی گئی ہے۔ جو جلسہ ہائے تحریک جدید مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۳۸ء کے لئے نہایت ہی مفید ہوں گے۔ انشاء اللہ یہ مکمل ٹریکٹ ۲۰ جولائی ۱۹۳۸ء تک شائع ہو جائے گا۔ لہذا جملہ جماعت ہائے احمدیہ مطلوبہ تعداد سے بہت جلد مطلع فرمائیں۔ امید ہے کہ اس کا حجم سوا سو صفحات کے قریب ہو گا۔

صرف اس غرض کے لئے کہ احباب کو سلسلہ کا لٹریچر قیمتاً خرید کر پڑھنے کی طرف رغبت پیدا ہو۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تجویز کے مطابق اس کی قیمت رکھی گئی ہے۔ جو اخراجات طباعت کے برابر بلکہ اس سے کم ہی ہے۔ یعنی ایک آنہ فی نسخہ لہذا جس قدر نسخے کتاب کے مطلوب ہوں۔ معہ اخراجات ڈاک فی نسخہ ایک آنہ کے حساب سے ٹکٹوں کی صورت میں قیمت ارسال فرمائیں۔ اخراجات ڈاک کا اندازہ ۲ پائی فی نسخہ ہے۔

نوٹ: جو جماعتیں اس ٹریکٹ کی قیمت ادا نہ کر سکتی ہوں۔ ان کی درخواست پر ٹریکٹ ان کو مفت ارسال کیا جائیگا۔ [illegible] سکرٹری تحریک جدید

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۲۵۷) خضر کا قصہ

فوجدا عبدا من عبادنا اٰتیناہ رحمۃ من عندنا وعلمناہ من لدنا علما (کہف) اس کی بابت کہا جاتا ہے۔ کہ یہ قصہ کشفی ہے۔ اصلی نہیں ہے مگر غور سے پڑھنے پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ قصہ کی بناوٹ کشف والی نہیں ہے۔ اول تو اس سورت میں اصحاب کہف آدم۔ ذوالقرنین۔ اور یاجوج ماجوج کا ذکر ہے۔ اور یہ سب قصے جو ایک دوسرے سے پیوستہ بیان ہوئے ہیں۔ اصلی ہیں نہ کہ کشفی۔ دوسرے یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس قصہ کی بابت فرمایا۔ کہ لیت موسٰی سکت کاش کہ موسٰے خاموش رہتا تو ہم کو اور بہت سی باتیں معلوم ہو جاتیں اگر کشف تھا۔ تو موسٰے کا بولنے یا چپ رہنے میں کیا اختیار تھا۔ تیسرے تمام قصہ اس تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کہ تمام قرآن میں اور خواب یا کشوف اس تفصیل سے بیان نہیں کئے گئے۔

چوتھے یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حضرت موسٰے نے ایک دفعہ بنی اسرائیل کو کہا۔ کہ دنیا میں اس وقت مجھے سب سے زیادہ علم ہے۔ اس پر یہ واقعہ ان کو پیش آیا۔ اور ان پر واضح ہو گیا۔ کہ خدا کے اور بندے بھی مجھ سے زیادہ بعض باتوں میں علم رکھتے ہیں۔ اگر محض خواب یا کشف ہوتا۔ تو یہ موسٰے پر حجت کیونکر ہو سکتا۔ رؤیا میں کسی نامعلوم شخص کو اپنے سے زیادہ علم والا دیکھے۔ تو اس سے کیونکر ثابت ہوا۔ کہ واقعی کوئی ایسا آدمی دنیا میں موجود ہے۔ پانچویں ایسے واقعات دنیا میں ہوتے بھی رہتے ہیں۔ خضر کے تین واقعات میں صرف لڑکے کے قتل کا واقعہ ہی ایسا ہے۔ جسے لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ واقعہ ظاہر میں نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کشف ہی میں ہو سکتا ہے۔ مگر کیا یہ واقعہ لیکھرام کے حادثہ سے مشابہ نہیں۔ کہ امر الٰہی سے کوئی اس کو قتل کر گیا۔ اور پھر مارنے والے کا پتہ بھی نہ لگا۔ کشف کہنے والے لوگوں سے تو کچھ تعجب نہیں۔ کہ کچھ زمانہ کے بعد لیکھرام کے واقعہ کو بھی کشف بنا لیں گے۔ باقی دو واقعے تو ایسے ہیں۔ کہ ہمیشہ ہوتے ہی رہتے ہیں۔ لوگ بڑے نقصانات سے بچنے کے لئے چھوٹے نقصان برداشت کر لیتے ہیں۔ اور دکھوں تکلیفوں میں قربانیاں اور صدقات ادا کرتے رہتے ہیں۔

اسی طرح یتیموں کی امداد طرح طرح سے کرتے رہتے ہیں۔ اور کسی کی گرتی دیوار کو بنانا تو معمولی بات ہے۔ بعض لوگ تو سب خرچ یتیموں کی تعلیم کا اور ان کے روٹی کپڑے کا اپنے اوپر لے لیتے ہیں۔ مطلب تو سارے قصے کا یہ ہے۔ کہ دنیا میں اکثر کام لوگ اپنی عقل سے کرتے ہیں۔ اور کئی کام ایسے ہیں۔ کہ مشیت الٰہی سے بذریعہ الہام کرائے جاتے ہیں۔ اور یہ علم یا الہام بعض اوقات کسی ولی کو دیا جاتا ہے۔ اور نبی وقت کو نہیں دیا جاتا۔ ہم نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔ کہ لوگوں سے پوچھا کرتے تھے۔ کہ تم کو کیا خواب آئی ہے۔ اگر کوئی معمولی شخص بھی اپنی خواب آپ کو سناتا۔ اور وہ عمل کے قابل ہوتا تو خود اس پر عمل فرماتے تھے۔ کیونکہ اس قسم کے علم کے ملنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ نبی وقت پر ہی نازل ہوا کرے۔ بلکہ نبی کے سوا دوسروں کو بھی بعض باتیں دی جاتی ہیں۔ نہ یہ علم سیکھنے سے آتا ہے محض خدائی موہبت ہے۔

(۲۵۸) منگنی

چند دن ہوئے۔ میاں مبارک احمد صاحب کی منگنی ہوئی۔ اور لڑکی کو انگوٹھی پہنانے چند مستورات لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی والوں کے ہاں گئیں۔ اس پر ایک دوست نے مجھ سے پوچھا۔ کہ کیا یہ جائز ہے کیا یہ ایک رسم نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا۔ کہ قرآن مجید سے منگنی ثابت ہے۔ ولا جناح علیکم فیما عرضتم بہٖ من خطبۃ النساء (بقرہ) کہنے لگے کہ اگر ہے۔ تو بس اتنا کافی ہے کہ فریقین ایک دوسرے سے سمجھوتہ کر لیں میں نے کہا۔ اس سمجھوتے کا نام قرآن نے خطبہ نہیں رکھا۔ بلکہ وعدہ سر رکھا ہے۔ (ولکن لا تواعدوھن سرا) سو وہ وعدہ سر تو پہلے ہو چکا تھا۔ جیسا کہ آپ چاہتے تھے۔ مگر اب خطبہ کا یعنی ظاہر منگنی کا وقت آ پہونچا تھا۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ فلاں لڑکی منسوب ہو چکی ہے۔ اب وہاں کوئی دوسرا آدمی رشتہ نہ بھیجے۔ کہنے لگے۔ کہ انگوٹھی پہنانا کیا مطلب رکھتا ہے۔ میں نے کہا کہ قرآن نے منگنی کا نام لیا ہے۔ اب جو باتیں رواجاً منگنی کہلاتی ہیں۔ ان میں سے سب ایسی رسوم جائز ہیں جو اسلام اور اس کی سپرٹ کے مخالف نہیں۔ اگر شرک لغو۔ اور گناہ کی کوئی بات نہ ہو۔ تو اس طرح جانا یا انگوٹھی پہنانی یا مٹھائی بانٹنی یا کوئی پارٹی کرنی یہ سب جائز ہونگی۔ اور اس میں کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

(۲۵۹) ہر مسلمان پر تلاوت قرآن فرض ہے

وان اتلوا القراٰن (نمل) ایک دن ایک دوست فرمانے لگے۔ ہمیں تو قرآن کی زبان نہیں آتی۔ نہ ترجمہ کا کچھ علم ہے اس لئے یونہی بے سمجھے بوجھے ناظرہ قرآن پڑھنا فضول ہی ہے۔ میں نے کہا۔ کہ آپ کا استدلال شائد درست ہو۔ مگر خود قرآن نے بطور نص صریح یہ حکم دیا ہے۔ کہ آپ قرآن ضرور پڑھا کریں۔ اب اس حکم کی جو بھی خلاف ورزی کرے گا۔ وہ گناہ گار ہے۔ خواہ اسے ترجمہ آتا ہو۔ یا نہ آتا ہو۔ اور اس زمانہ میں تو یہ عذر بھی سخت نامعقول ہے۔ کیونکہ بین السطور مترجم قرآن کئی قسم کے بازار میں سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ آدمی پہلے ایک رکوع قرآن کا پڑھ لیا کرے۔ اس کے بعد پھر اس کا اردو ترجمہ پڑھ لیا کرے اسی طرح کرتا رہے۔ تو سارے قرآنی مطالب سے واقف ہو سکتا ہے۔ کوئی ضرورت نہیں۔ کہ صرف نحو یا لغت کے ڈر کے مارے کلام اللہ سے بے اعتنائی کرے۔

ترجمہ ان تینوں باتوں سے مستغنی کر دیتا ہے۔ کیونکہ ترجمہ واقف کا اور عالم کا کیا ہوا ہوتا ہے۔ عوام کے لئے ہر طرح آسانی ہے۔ اور یوں

"خوئے بدرا بہانہ بسیار"

کا کوئی علاج نہیں۔ ورنہ قرآن مجید نے تو حسب ذیل آیت میں تلاوت قرآن کو ایسا ممتاز کیا ہے۔ کہ کسی اور عمل کا نام لینا بھی اس کے مقابل پر کچھ حقیقت نہیں سمجھا۔

وما تکون فی شان وما تتلوا منہ من قراٰن ولا تعملون من عمل الا کنا علیکم شھودا اذ تفیضون فیہ (یونس) یعنی تو کسی حال میں ہو۔ خواہ قرآن پڑھتا ہو۔ یا کوئی اور عمل کرتا ہو۔ مگر اس وقت ہماری نظر تجھ پر ہوتی ہے۔

جمہوریت اور خلافت میں مابہ الامتیاز

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی دشمنی اور عناد سے اندھے ہو کر جو لوگ خلیفہ کو قابل معزولی قرار دیتے ہیں۔ ان کا سارا زور اس غلط نظریہ کے ثابت کرنے میں صرف ہوتا ہے کہ خلافت جمہوریت کے مترادف ہے۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے۔ تو اسلامی خلافت اور موجودہ جمہوریت میں بہت بڑا فرق ہے۔

(۱) افلاطون کے الفاظ میں جمہوریت اس نظام حکومت کا نام ہے۔ جو خود لوگوں کے ہاتھ میں ہو۔ ان کے لئے ہو۔ اور ان کے ذریعہ سے قائم ہو لیکن خلافت اس روحانی اور آسمانی بادشاہت کا نام ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے برگزیدہ بندوں کے ذریعہ دنیا میں قائم کی جاتی ہے جیسا کہ آیت استخلاف سے واضح ہے یہ روحانی حکومت انسانی زندگی کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے قائم ہوتی ہے۔ جس کا ذکر خود خدا تعالےٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے۔ کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

(۲) جمہوری حکومت کا جو صدر منتخب ہوتا ہے۔ وہ عموماً دنیاوی لحاظ سے صاحب شوکت۔ اور اہل ثروت ہوتا ہے۔ اور ووٹ دیتے وقت اس کی ذاتی قابلیت اتنی ملحوظ نہیں ہوتی جتنا اس کے اثر و رسوخ کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ لیکن خلافت میں اخلاص۔ تقوےٰ طہارت اور روحانیت کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات کے الفاظ سے ظاہر ہے۔

(۳) ڈیماکریسی یا جمہوریت میں مندرجہ ذیل طریقہ ہائے انتخاب مروج ہیں۔

ا۔ محدود ووٹ جس میں صرف خاص اوصاف کے مالک لوگوں کو رائے دہندگی کا حق دیا جاتا ہے مثلاً جائداد کی مالیت یا لگان و مالیہ کی بنا پر حق رائے دہندگی دیا جاتا ہے لیکن اسلامی خلیفہ کے انتخاب میں ایسی کوئی پابندی عائد نہیں کی جاتی۔

ب۔ **قابلِ انتقال ووٹ**۔ اس میں ایک شخص کا حق رائے دہندگی دوسرے شخص کو منتقل ہو سکتا ہے۔ لیکن خلافت میں رائے دہندگی کا حق منتقل نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص کو اپنا ووٹ خود دینا پڑتا ہے۔

ج۔ **خفیہ پرچہ اندازی**۔ جمہوریت میں صدر کا انتخاب خفیہ پرچیوں کے ذریعہ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن خلافت کا انتخاب خفیہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ خلفائے اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا انتخاب اسی قاعدہ کے مطابق ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت کے مطابق خلیفہ ہوئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے چیدہ چیدہ اکابر صحابہ کی ایک کمیٹی سے مشورہ کرنے کے بعد رائے عامہ لی۔ چنانچہ آپ نے مسلمانوں کے مجمع سے برسر عام پوچھا کہ مسلمانو! کیا تمہیں ہماری رائے سے اتفاق ہے؟ لوگوں نے متفقہ طور پر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اطاعت کا عہد کیا۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ یہ تقرر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایماء و منشاء سے قرار پایا لیکن تقرر کی تکمیل اسی وقت سمجھی گئی۔ جب رائے عامہ حاصل ہو گئی اور عامۃ الناس نے آپ کے منشاء کی تصدیق و تائید کی۔ بہر حال یہ تقرر بھی عوام الناس کے انتخاب سے ہوا۔ اسی طرح دیگر خلفاء کا انتخاب رائے عامہ سے ہی ہوا ۔

(۴) جمہوریت اکثر اوقات استبداد کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ یعنے اثر و رسوخ والے لوگ حکومت پر قابض ہو جاتے ہیں۔ اور رائے عامہ بالائے طاق رکھ دی جاتی ہے۔ لیکن خلافت میں محارود حکومت۔ قائم نہیں ہو سکتی ہر شخص کو مشورہ دینے کا حق حاصل ہے۔ اور خلیفہ کے لئے بھی واجب ہے۔ کہ وہ لوگوں سے مشورہ لے۔ جیسا کہ لکھا ہے لاخلافۃ الا بالمشورۃ۔ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وشاورھم فی الامر۔

(۵) جمہوریت میں صدر رائے عامہ کو مسترد نہیں کر سکتا۔ اگر وہ کسی مشورہ کو نامناسب سمجھے۔ تو اسے خود مستعفی ہونا پڑتا ہے۔ (جیسا کہ جمہوریت کی رٹ لگانے والے "امیر پیغام" بارہا اپنی "کونسل" کو اس ضمن میں دھمکی دے چکے ہیں)۔ لیکن خلافت میں شریعت کے دائرہ کے اندر مشورہ مسترد ہو سکتا ہے۔ اور خلیفہ کسی صورت میں مستعفی نہیں ہو سکتا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ مشورہ کے بعد اپنی رائے کو توکلاً علی اللہ عملی جامہ پہنانا شروع کر دو۔

(۶) چھٹا فرق یہ ہے کہ جمہوریت میں اگر لوگوں کو اپنے صدر سے اعتماد نہ رہے۔ تو اسے مستعفی ہونا پڑتا ہے۔ لیکن خلیفہ کو لوگوں کے اعتماد کی پروا نہیں ہو سکتی۔ رضائے الٰہی کے کاموں میں خود خداوند کریم کی خاص نصرت و تائید اسے حاصل ہوتی ہے۔

(۷) ساتواں فرق یہ ہے کہ صدر جمہوریت اپنی مرضی سے دستبردار ہو سکتا ہے۔ مثلاً بڑھاپے تاکارگی یا کسی اور وجہ سے وہ کام چھوڑ سکتا ہے۔ لیکن خلیفہ تادم مرگ دستبردار نہیں ہو سکتا۔

(۸) آٹھواں فرق یہ ہے۔ کہ جمہوریت میں حزب الاختلاف Apposition Party بھی ہوتا ہے۔ جو آزادانہ نظام پر نکتہ چینی کرتا رہتا ہے لیکن خلافت میں حزب الاختلاف نہیں ہو سکتا۔ اور خلیفہ کا لائحۂ عمل خواہ مرغوب ہو یا نہ ہر شخص کو اس سے اتحاد عمل کرنا لازمی ہوتا ہے۔ اور تعمیل کرنے پر وہ منافق قرار پائے گا تکمیل ایمان اسی طرح سمجھی جا سکتی ہے۔ کہ ہر شخص بلا چون و چرا خلیفہ کی اطاعت میں احکام خداوندی بجا لا رہا ہے۔

(۹) نواں فرق یہ ہے۔ کہ صدر جمہوریت کو برسر اقتدار پارٹی کے مشورہ کے مطابق کام کرنا پڑتا ہے۔ اور اسی کے پیش کردہ پروگرام پر مہر توثیق ثبت کرنی پڑتی ہے لیکن خلافت کے لئے پروگرام پہلے سے خدا تعالےٰ کی طرف سے مرتب شدہ موجود ہوتا ہے۔ اور صرف شریعت کے احکام کو خلیفہ کی زیر قیادت بجا لایا جاتا ہے اور استنباطی امور میں خلیفہ کی اپنی سیاست اور پالیسی کو رائج کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے بھی فرمایا ہے۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم

(۱۰) دسواں فرق یہ ہے کہ جمہوریت میں لوگ، صدر کو مشورہ دیتے ہیں۔ خلافت میں خود خلیفہ جس امر کے متعلق چاہے مشورہ لیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ شاورھم فی الامر یعنے تو ان سے مشورہ لے۔ لوگوں کو نہیں کہا گیا۔ کہ تم اپنے روحانی امام کو مشورے دو۔ بلکہ اس بارے میں امام کو مختار بنایا گیا ہے۔

(۱۱) گیارھواں فرق یہ ہے۔ کہ جمہوریت میں کئی پارٹیاں ہوتی ہیں۔ جن کے اپنے اپنے پروگرام ہوتے ہیں۔ جس پارٹی کی تعداد زیادہ ہو وہ حکومت کرتی ہے۔ لیکن خلافت میں انتخاب کے بعد ہر شخص کو خلیفہ کا مطیع ہونا پڑتا ہے۔ کوئی علیحدہ پارٹی نہیں بن سکتی۔ اگر کوئی ہو تو جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے۔

وہ منافقین کا گروہ ہوگا۔

(۱۲) بارہواں فرق یہ ہے۔ کہ جمہوریت میں اگر لوگوں کا وزراء پر اعتماد اٹھ جائے۔ تو انہیں مستعفی ہونا پڑتا ہے۔ لیکن خلافت میں نظام چلانے والے اراکین کی برخواستگی صرف خلیفہ کے ہاتھ میں ہے جیسا کہ حال ہی میں اس امر کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ میں وضاحت فرما چکے ہیں۔ کہ شرعاً ناظر یعنی نظام خلافت کے اراکین مجلس مشاورت کے ماتحت ہیں۔ لیکن مجلس مشاورت انہیں دستبرداری پر مجبور نہیں کر سکتی۔ یہ صرف خلیفہ کا ہی حق ہے۔

(۱۳) تیرھواں فرق یہ ہے۔ کہ صدر جمہوریت سے عوام کوئی خاص معاہدہ لے سکتے ہیں۔ مثلاً اگر وہ فلاں کام نہ کرے تو اسے مستعفی ہونا ہوگا۔

لیکن خلیفہ سے کسی قسم کا کوئی معاہدہ نہیں کیا جا سکتا۔ وہ صرف احکام شرعیہ کی پابندی کرے گا۔ خواہ اسے ناپسندیدہ نگاہ سے ہی کیوں نہ دیکھا جائے۔

(۱۴) چودھواں فرق یہ ہے۔ کہ صدرِ جمہوریت صرف لوگوں کی مرضی کے مطابق کام کرتا ہے۔ اور خود اپنے اندر کوئی ذمہ داری محسوس نہیں کرتا۔ مگر خلیفہ کے سپرد دنیا میں خدا کی بادشاہت قائم کرنے کا مہتم بالشان فریضہ ہوتا ہے۔ خواہ لوگ اس کا ساتھ دیں یا نہ دیں۔ وہ اس فریضہ کو تازیست حتی الامکان پایہ تکمیل تک پہنچانے کا ذمہ دار ہے۔ جیسا کہ ہمارے امام و مقتدا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ و سلم کئی بار اس حقیقت کا اظہار فرما چکے ہیں۔

الغرض جمہوریت اور خلافت میں بعد مشرقین ہے۔ اس کو ہم معنی اور ہم شکل قرار دینا محض شریعت سے انتہائی ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ خاکسار [illegible]

امریکہ کے ایک مشہور اخبار میں جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مبلغ احمدیت کا ذکر

دنیا کی اقتصادی مشکلات صرف اسلامی اصول اختیار کرنے سے ہی دور ہوسکتی ہیں

امریکہ کا ایک مشہور اخبار

SIOUX CITY TRIBUNE

۶ / جون ۱۹۳۸ء جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی کا فوٹو دینے کے بعد لکھتا ہے

امریکہ میں احمدیہ موومنٹ آف اسلام کے ڈائرکٹر صوفی مطیع الرحمٰن بنگالی ہمارے شہر میں مسٹر و مسز ڈاروچ کے ہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ ہندوستانی عورت کو آزادی حاصل ہے۔ صوفی صاحب وجیہ آدمی ہیں۔ اور اپنے ملکی لباس یعنی سبز عمامہ باریش چہرہ اور سپاہیانہ انداز رکھنے کی وجہ سے بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ وہ اسلام کے نمائندہ ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اسلام کو محمڈن ازم کہنا غلط ہے۔ ہندوستان میں عورت کی ترقی کو اپنے مذہب کی طرف منسوب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اسلام دونو طبقات کو مساوات عطا کرتا ہے۔

لیکن ساتھ ہی دونوں کے حقوق کو محفوظ اور ان کی آزادی کو قائم رکھتے ہوئے ان کے معیار کو بلند کرتا ہے۔ ہندوستان میں ۸۰,۰۰۰,۰۰۰ اور تمام دنیا میں ۴۰۰,۰۰۰,۰۰۰ مسلمان ہیں۔

صوفی صاحب کا فرض ہے کہ اسلام کے اصول کو پیش کر کے امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد بڑھائیں۔

صوفی صاحب بنگال میں پیدا ہوئے تھے (تاریخ پیدائش آپ کو صحیح طور پر یاد نہیں) آپ نے کلکتہ اور پنجاب کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کی۔ اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے پاس کیا۔ آپ عربی۔ انگریزی۔ اردو پنجابی بنگالی اچھی طرح بول سکتے ہیں۔ جب آپ کلکتہ یونیورسٹی کے طالب علم تھے اس وقت آپ نے اپنی زندگی خدمت خلق کے لئے وقف کردی تھی ۱۹۲۹ء میں اسلام کے لیڈروں نے آپ کو امریکہ میں اپنی نمائندگی کے لئے منتخب کیا اس مذہب کا مرکز قادیان پنجاب ہے آپ نے ۱۹۳۵ء تک امریکہ میں دور دراز کے سفر طے کئے۔ اور پھر اپنے وطن واپس چلے گئے۔ اور اب قریباً دو سال ہوئے۔ دوبارہ امریکہ آئے ہیں۔ چونکہ آپ پکے مسلمان ہیں۔ اس لئے مذہب آپ کو ہر چیز پر مقدم ہے آپ نے کہا۔ کہ

دنیا اس وقت پریشانی اور ابتری میں مبتلا ہے۔ اور جب تک ہم اس شورش سے نکل کر ایک نئے رستہ پر نہیں پڑتے۔ راحت حاصل نہیں کر سکتے۔ آپ نے کہا میرا ایمان یہی ہے۔ کہ وہ رستہ اسلام کا ہے۔ مغربی دنیا نے گاندھی جی کو صحیح طور پر نہیں سمجھا۔ اہل امریکہ نے انہیں بہت بلند درجہ دے رکھا ہے۔ کیونکہ وہ ہندوستان کے لیڈروں میں سے ہیں۔ صوفی صاحب اقتصادیات کے سٹوڈنٹ ہیں اور کہتے ہیں۔ موجودہ اقتصادی مشکلات صرف اس وجہ سے ہیں۔ کہ دولت کی تقسیم صحیح طور پر نہیں ہوتی۔ اسلام میں دولت کی تقسیم کا ایک وسیع اور منصفانہ طریق ہے۔ آپ کمیونسٹ نہیں ہیں۔ بلکہ پرائیویٹ ملکیت کے قائل ہیں۔ نہ ہی آپ سرمایہ دار ہیں۔ کیونکہ چاہتے ہیں۔ کہ ذاتی املاک کی دوبارہ تقسیم ہونی چاہیئے۔

اسلام کے اس مبلغ نے مندرجہ ذیل تین اقتصادی اصول پیش کئے ہیں۔ جو اسلام کے پیشکردہ ہیں۔

(۱) ورثہ۔ اسلام میں آدمی کی تمام جائیداد اس کے تمام بچوں اور رشتہ داروں کے وسیع سرکل میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ دو تین نسلوں میں ہی بڑی سے بڑی ریاست کئی چھوٹی چھوٹی ملکیتوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح سرمایہ داری کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

(۲) زکوٰۃ۔ اس سسٹم کے ماتحت ہر اس شخص پر جس کے پاس کسی صورت میں بھی زائد دولت ہو۔ اڑھائی فیصدی ٹیکس دینا پڑتا ہے۔ اور غرباء و حاجتمندوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ ٹیکس حکومت کے ذریعہ جمع کیا جاتا ہے۔ لیکن سرکاری کاموں میں صرف نہیں ہو سکتا۔

(۳) سود کی ممانعت کردی گئی ہے۔ اس کی خرابیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ سرمایہ داری کو سود سے ہی تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اور مزدوروں کو بھی چونکہ سود دینا پڑتا ہے۔ اس لئے انہیں نقصان ہوتا ہے۔

صوفی بنگالی مصنف بھی ہیں۔ آپ نے "لائف آف محمدؐ" لکھی ہے۔ اور وہ اس ملک میں واحد اسلامی رسالہ مسلم سن رائز کے ایڈیٹر ہیں۔

تلاش گمشدہ

میرا بھائی دوست محمد ولد غلام محمد صاحب سکنہ رتوچھ ضلع جہلم جس کی عمر ۱۸ سال قد میانہ بائیں رخسار پر آنکھ سے نیچے ایک چھوٹا سیاہ تل رنگ گندمی ہے اور مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ ۶ ماہ سے گم ہے۔ سنا گیا ہے کہ وہ جالندھر کی طرف گیا ہے جس کسی دوست کو اس کا علم ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں اس کی [illegible]

تحریک جدید کا پندرھواں مطالبہ

بیکار باہر نکل جائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ جماعت کے وہ نوجوان جو گھروں میں بیکار بیٹھے روٹیاں توڑتے اور ماں باپ کو مقروض بنانے رہتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے وطن چھوڑیں اور باہر نکل جائیں۔

انتخاب ممالک غیر

جہاں تک دوسرے ممالک کا تعلق ہے۔ اگر وہ اپنے لئے صحیح انتخاب کریں تو ۹۹ فی صدی کامیابی کی امید ہے۔ کوئی امریکہ چلا جائے کوئی جرمنی چلا جائے کوئی فرانس چلا جائے کوئی انگلستان چلا جائے۔ کوئی اٹلی چلا جائے کوئی افریقہ چلا جائے غرض کہیں نہ کہیں چلا جائے اور جا کر قسمت آزمائی کرے کمائیں۔ خود بھی فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔

ہندوستان میں جگہ بدلنا

جو زیادہ دور نہ جانا چاہیں۔ وہ ہندوستان میں ہی اپنی جگہ بدل لیں

نصیحت

مگر میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ نوجوان ماں باپ کو اطلاع دیئے بغیر گھروں سے باہر جائیں یہ بہت بری بات ہے۔ جو جانا چاہیں وہ اطلاع دے کر جائیں اور اپنی خیر وعافیت کی اطلاع دیتے رہا کریں

تبدیلی علاقہ

مدراس کے بمبئی ہی۔ بمبئی کے بہار میں۔ پنجاب کے بنگال میں بھی جا سکتے ہیں۔

پھیری سے کمانا

انجنیئر، کلکتہ، بمبئی وغیرہ شہروں میں پھیری سے وہ کچھ نہ کچھ کما سکتے ہیں

(از حضرت امیر المومنین) حضور کے مندرجہ بالا ارشادات نہایت حق اور حکمت پر مبنی ہیں۔ تبدیلی مکان سے بسا اوقات طبیعت میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے اور آرام طلبی چستی سے بدل جاتی ہے۔ جب باہر نکل جانے والا پردیس میں جا کر دیکھتا ہے کہ اس کا یہاں کوئی یار و مددگار نہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ خواہ میں کیسا ہی ادنی سے ادنی کام اختیار کر لوں کوئی مجھے ایسا شخص دیکھنے والا نہیں ہے جس سے مجھے شرم آئے تو وہ اپنے آپ کو فاقے سے بچانے اور تن کو ننگا ہونے سے محفوظ رکھنے کے لئے معمولی سے معمولی کام بھی اختیار کرے گا۔ اس طرح جب کام کرنے کی عادت پیدا ہو جائے گی اور روزی علیٰ یہ کمانے پینے کا انتظام بہم پہنچ جائے گا۔ اور کچھ فکر دور ہو گا تو کام کی قوت اور تدبیریں زیادتی پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اور مالی کشائش پیدا ہو جائے گی۔

پھر باہر نکل جانے سے جب کوئی شخص اپنے آپ کو بے کس مسافر پائے گا۔ تو اس کی توجہ اپنے رب کی طرف زیادہ پھرے گی اور اس کے حضور رونا اور گڑگڑانا شروع کر دیگا۔ یہاں تک۔ کہ اس کے فضلوں کا جاذب بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں اس عمل کی مومنوں کو ترغیب دی ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔ یعنی تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل چاہو اور اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

خاکسار۔ ڈاکٹر حشمت اللہ قادیان

حفظان صحت

انفلوائنزا کا انسداد کس طرح کیا جاسکتا ہے

انفلوائنزا کے موسم میں ہم انفلوائنزا کے جراثیم سے کلی طور پر محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اور ہم جانتے ہیں۔ کہ گیلے کپڑے۔ سرد ہوا۔ تکان اور کمی خوراک ہمیں اس وبا کے جراثیم کے زیر اثر لانے میں بہت ممد ثابت ہوتے ہیں۔ لہذا ہمیں چاہیئے کہ اپنے تئیں اس کے اثر سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ لمبی تحقیق و تدقیق کے بعد معلوم ہوا ہے۔ کہ کونین کی ہلکی خوراک کا استعمال بشرطیکہ اس میں باقاعدگی اختیار کی جائے۔ انفلوائنزا سے بچنے کا حقیقی ذریعہ ہے تاہم بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ کونین کے استعمال کے باوجود انفلوائنزا قدم جمانے شروع کر دیتا ہے۔ لیکن ایسی صورت میں اس کا دائرہ عمل بہت محدود رہتا ہے۔ قارئین کے لئے یہ بات دلچسپی کا موجب ہوگی۔ کہ ۱۸۹۰ء میں انفلوائنزا کی جو تباہ کن وبا پھیلی۔ اس کے دوران میں کونین استعمال کی گئی۔ جو بیماری کے ابتدائی مراتب کے لئے ایک اچھا ذریعہ علاج پائی گئی۔

پروفیسر برگر کا مشورہ ہے۔ کہ سال کے جس حصہ میں انفلوائنزا کی وبا پھوٹے۔ اور جونہی اخبارات میں یہ ذکر آئے کہ وہ فلاں ملک میں ظاہر ہو گئی ہے (وہ ملک خواہ دور ہو یا ملحق) تو چاہیئے۔ کہ اسی وقت اس کے متعلق احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔ اور انہیں جاری رکھا جائے۔ یہاں تک کہ تازہ کیس رونما ہونے بند ہو جائیں۔ وہ لوگ جو زیادہ احتیاط کرنا چاہیں انہیں چاہیئے۔ کہ دسمبر سے لے کر مارچ کے اخیر تک روزانہ تین گرین کونین کی خوراک استعمال کریں۔

ہر شخص کو انفلوائنزا سے بچنے کے ان تازہ طریقوں سے پوری طرح آگاہ ہونا چاہیئے۔ یہاں تک کہ اس بات کی کوئی فوری ضرورت باقی نہ رہے کہ لوگوں کو اس کے متعلق یاد دہانی کرائی جائے۔

(پریس بیورو از ڈیاس ایمسٹرڈم ہالینڈ)

پٹواری اور دھڑا بندی

ہر شخص جو نظام حکومت سے تھوڑی بہت واقفیت رکھتا ہے اسے بخوبی علم ہے کہ ملازمین حکومت کے لئے قطعاً جائز نہیں کہ وہ کسی قسم کی دھڑا بندی میں حصہ لیں اور اپنے عہدہ اور مقام کے اعتبار سے کوئی ناجائز فائدہ اٹھائیں لیکن پھر بھی بعض ملازمان سرکار اپنے ذاتی مفاد کی خاطر دھڑا بندیوں میں شریک ہوتے ہیں اور یہ امر نہایت ہی افسوسناک ہے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ علاقہ سٹھیالی تھانہ کاہنووان ضلع گورداسپور کا پٹواری اپنے اثر و رسوخ سے ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے اور اس گاؤں میں جو صورت دھڑا بندی کی پیدا ہو رہی ہے اس میں خاص طور پر ممد و معاون ہو کر فساد کی آگ کو ہوا دے رہا ہے۔ اور کوشاں ہے کہ اس گاؤں کے بعض شریف الطبع اور سمجھدار و تعلیم یافتہ لوگوں کے خلاف جھوٹی درخواستیں دیکر انہیں نقصان پہنچائے اگر فوری طور پر اس پٹواری کو تنبیہہ نہ کی گئی تو عنقریب سٹھیالی میں ناخوشگوار صورت حالات پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اس پٹواری کا پہلا ریکارڈ بھی اچھا نہیں۔ امید ہے کہ افسران بالا اسے جلد یہاں سے تبدیل کر دیں گے اور اگر کسی صورت میں وہ اپنی

وصیت

نمبر ۶۰۲۴ منکہ معراج بیگم زوجہ مستری عبدالماجد صاحب قوم ناگی عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن نیلا گنبد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

(۱) حق مہر یکصد روپیہ بذمہ خاوند

(۲) زیور طلائی۔ قیمتی چھ صد روپیہ میری ماہوار آمد کوئی نہیں۔ مگر میں ماہوار چار آنے تازیست ادا کرتی رہوں گی اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

الامتہ
معراج بیگم بقلم خود

گواہ شد
عبدالماجد بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد
عبدالکریم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور

گواہ شد
محمد موسیٰ بقلم خود

ضرورت رشتہ

ایک معزز اور مکرم احمدی خاندان کی دو نوجوان بسلیقہ شعار اور تعلیم یافتہ لڑکیوں کے لئے برسر روزگار مخلص احمدی لڑکوں کی ضرورت ہے۔

مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ڈاکٹر عبدالحمید اسسٹنٹ سرجن ریلوے۔ امیر جماعت احمدیہ ٹلیو

مکمل باورچیخانہ جدید

ہر مذہب کے لحاظ سے کھانا پکانے کی سب سے بڑی کتاب دو سو صفحات کی ضخامت جس میں ۴۲ قسم کی روٹیاں اور پراٹھے۔ ۳۴ قسم کے سموسے اور بسکٹ۔ نکٹ۔ ۱۹ قسم کی تیں ۱۰ الیس۔ ادران سے مختلف چیزیں بنانے کی ترکیب ۲۱ قسم خاگینہ۔ سالن۔ قورمہ کباب وغیرہ ۸۱ قسم خوش ذائقہ مختلف قسم کے پلاؤ ۱۲ قسم کے ذائقہ دار بریان ۱۲ قسم کے حلوے ۴۴ قسم کی مٹھائیاں۔ ۳۴ قسم کی چٹنیاں اور مربے ۱۹ قسم کے انگریزی و ہندوستانی ناشتے۔ کیک وغیرہ ۸۴ قسم کے انگریزی کھانوں کی ترکیبیں۔ غرضیکہ ایسی کتاب مارکیٹ میں اس سے قبل نہ تھی۔ دو سو صفحات اور قیمت صرف بارہ آنہ ۱۲/ محصول ڈاک چھ آنہ ۶/ علیحدہ۔ منگانے کا پتہ:۔

محشر خیال بک ڈپو۔ جامع مسجد دہلی

کیا آپ قادیان میں رہائش کی خواہش رکھتے ہیں

ہمارے پاس قادیان میں مناسب موقع پر چند مکان قابل فروخت ہیں جو دوست اندرون شہر باموقع مکان کے خواہشمند ہوں۔ وہ ہم سے خط و کتابت کریں مکان کا مکمل نقشہ آپ کو بھیج دیا جائیگا

منیجر جنرل سروس کمپنی قادیان

مصفی اعظم

جلدی امراض کیلئے ہمارا مخصوص شربت ہے۔ اس کے استعمال سے ہر قسم کے پھوڑے پھنسیاں داد۔ خارش۔ سب دور ہو جاتے ہیں۔ جلد صاف اور ملائم رہتی ہے۔

حیات نسواں

سیلان الرحم (لیکوریا) کے باعث مریضہ کا جسم لاغر کمزور۔ چہرہ کا زرد اور بے رونق رہنا۔ دل کی دھڑکن محسوس کرنا۔ چلتے پھرتے۔ کام کاج کرنے میں سستی محسوس کرنا۔ سر کا چکرانا پیڑو و کمر میں درد کا رہنا۔ ان سب شکایات کو صرف حیات نسواں ہی دور کر کے حیات تازہ بخشتی ہے۔

حب عنبری خاص

بالکل بے مزہ۔ زود اثر ہے۔

دواخانہ کے نہایت قابل و ہوشیار طبیب عورتوں کے زنانہ امراض میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ علاج و مشورہ بذریعہ خط و کتابت بھی کیا جاتا ہے۔

دواخانہ کی مخصوص فہرست مفت طلب کریں۔

ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل دہلی

رشتہ مطلوب ہے

ایک ایسی رفیقہ حیات کی ضرورت ہے جو اردو کی معمولی تعلیم رکھتی ہو۔ امور خانہ داری سے واقف خوش صورت و سیرت عمر ۱۵ سال سے ۲۵ سال۔ میری تنخواہ ۱۰۰/۵۰ روپے ماہوار ہے۔ مزید ۲۰ روپیہ کی آمد پرائیویٹ پریکٹس کے ذریعہ ہو جاتی ہے۔ سہارنپور میں قریباً چار ہزار روپیہ کی جائداد ہے جس سے دس بارہ روپیہ ماہوار کی آمد ہے۔ پہلی بیوی کو بوجہ سخت مخالف ہونے کے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ محلہ دارالبرکات قادیان میں ایک کنال زمین بغرض تعمیر مکان خریدی ہوئی ہے مزید امور بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتے ہیں

محمد ظہور کمپونڈر شفاخانہ گنگوہ

ضلع سہارنپور (یو۔پی)

بیمار ←←←← خبردار

اگر آپ ڈاکٹروں کے خرچ برداشت نہیں کر سکتے۔ یا دیہات میں دوائی میسر نہیں آتی اور کسی مرض کے متعلق مشورے کی ضرورت ہے۔ تو مجھے لکھیے ہومیوپیتھک علاج موزوں ہوگا۔ ایم ایچ احمدی کاسگنج جنکشن یو۔پی

یاقوتی گولیاں

(رجسٹرڈ) یہ گولیاں حضرت مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب شاہی طبیب ریاست جموں و کشمیر خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا خاص نسخہ ہے۔ جو نہایت توجہ اور دیانتداری سے بنایا جاتا ہے چونکہ اس کے اجزاء نہایت صحیح اور قیمتی ہیں۔ مثلاً مشک عنبر۔ مروارید یاقوت وغیرہ سے مرکب ہیں۔ اسلئے یہ گولیاں نہایت زود اثر اور مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ بہت تھوڑا عرصہ ہوا کہ پبلک کے سامنے آئی ہیں۔ لیکن بکثرت سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موصول ہو رہے ہیں کہ یہ گولیاں واقعی ایک نادر تحفہ ہیں۔ اور نہایت مفید ثابت ہو رہی ہیں یہ گولیاں تمام اعضائے رئیسہ کو تقویت دینے کے علاوہ مادہ تولید بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ اور ان تمام امراض کے لئے مفید ہیں۔ جو دل دماغ اور اعضائے رئیسہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ باوجود ان اوصاف کے پچاس سنہری گولیوں کی قیمت صرف پانچ روپے ہے۔ نوٹ۔ امراض زنانہ مثلاً درد کمر سیلان الرحم وغیرہ میں بھی بے حد مفید ثابت ہو رہی ہیں۔

یاقوتی گولیوں کے ہمراہ اکسیر مالش کا استعمال نہایت ہی مفید ہے

اکسیر مالش

سینکڑوں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔ یہ اکسیر مالش بالکل بے ضرر ہے۔ اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ تمام خط و کتابت بنام

منیجر یاقوتی گولیاں محلہ دارالرحمت قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۱۰ جولائی - معلوم ہوا ہے پنجاب کی وزارت ایک اور بل جس کا نام پنچایت ترمیمی بل ہوگا - مرتب کر رہی ہے اس بل کے ماتحت ہر ضلع میں پنچایت افسر مقرر کئے جائیں گے جن کی تنخواہیں چالیس سے پچاس روپے تک ہونگی - معمولی مقدمات کے فیصلے یہی افسر کریں گے ان افسروں کا ایک پراونشل انسپکٹر بھی مقرر کیا جائیگا۔

لکھنؤ ۱۰ جولائی - یوپی اسمبلی کے حلقہ فیض آباد میں مسٹر سری رتن شکلا کانگرسی نمائندہ نے مسٹر سورج پال سنگھ ہندو مہاسبھا نمائندہ کو شکست دی انہیں علی الترتیب ۱۸۳۵۳ اور ۲۷۰۲ ووٹ ملے ہیں

کلکتہ ۱۰ جولائی - "امرت بازار پتریکا" کو معلوم ہوا ہے کہ بنگال گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام سیاسی قیدیوں اور نظر بندوں کو یکم ستمبر تک رہا کر دیا جائے نظر بندوں میں سے ۹۰ کو رہا کر دیا جائیگا اور دوسروں کا معاملہ ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے گا

ہانگو ۱۰ جولائی - چینی حکام نے اعلان کیا ہے کہ چینی ہوائی جہازوں نے آج دریائے ینگسی میں ٹھیرے ہوئے جاپان کے تین جنگی جہازوں پر بم باری کر کے انہیں غرق کر دیا۔

لنڈن ۱۰ جولائی - لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کی آمد سے سیاسی حلقوں میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ اس موقع پر پنڈت جواہر لال نہرو کا یہاں ہونا سیاسی مصلحت کے ماتحت ہے - معلوم ہوا ہے وائسرائے ہند عنقریب پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کریں گے - ایک خبر یہ بھی ہے کہ پنڈت جی مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم اور دیگر وزراء سے بھی ملاقات کریں گے اور یہ سب کچھ فیڈرل پالیسی میں تبدیلی کے لئے ہے

ہالیا کنڈی (آسام) ۱۰ جولائی - فرقہ وارانہ فساد کی وجہ سے جو اضطراب جاری ہو گیا تھا اس کا ابھی تک خاتمہ نہیں ہوا - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نقض امن کے خطرہ کے پیش نظر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے شہر کے مختلف حصوں میں پولیس متعین کر دی گئی ہے - ہندوؤں اور مسلمانوں میں سمجھوتہ کرانے کی غرض سے ایک مصالحتی کانفرنس منعقد کی گئی تھی - مگر وہ ناکام رہی ہے۔

کراچی ۱۰ جولائی - معلوم ہوا ہے سندھ لائیڈ بیراج سکیم کا بندوبست از سر نو کیا جائیگا - اور غالباً لگان میں اضافہ کر دیا جائے گا لائیڈ بیراج سکیم کا شمار ان امور میں ہے جو گورنر سندھ کے خاص اختیارات میں شامل ہیں - اگر آمدنی بڑھانے کی کوئی اور صورت نظر نہ آئی تو گورنر اپنے اختیارات خصوصی کام میں لاتے ہوئے مالیہ میں اضافہ کر دینگے وزارت سندھ مالیہ میں اضافہ کئے جانے کے شدید خلاف ہے - ارکان اسمبلی کی طرف سے گورنر سے درخواست کی گئی ہے کہ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے اسمبلی کا ایک خاص اجلاس طلب کیا جائے - گورنر اگست کے اوائل میں رخصت پر جا رہے ہیں لیکن شاید وہ اپنی رخصت منسوخ کرا کر اس معاملہ میں حکومت ہند سے مشورہ کریں۔

آگرہ ۱۰ جولائی - ایک اطلاع مظہر ہے کہ اس جگہ امیہ بانو نامی ایک پہلوان عورت نے پنجاب کے پہلوان نیر دز کو شکست دیدی - کشتی دو گھنٹہ جاری رہی

لاہور ۱۰ جولائی - آج لاہور - امرتسر - شملہ اور پنجاب کے دیگر تجارتی شہروں میں ہندوؤں کی طرف سے پنجاب اسمبلی کے چار بلوں کے خلاف احتجاج کے طور پر ہڑتال کی گئی ہندوؤں کا خیال ہے کہ یہ بل زراعت پیشہ لوگوں کی طرفداری کرتے ہیں پنجاب ہندو مہاسبھا نے گورنر پنجاب سے درخواست کی ہے - کہ ان بلوں کو منظور نہ کریں اور فیڈرل کورٹ سے فیصلہ کرائیں کہ آیا پنجاب اسمبلی ایسے قوانین منظور کر سکتی ہے۔

لکھنؤ ۱۰ جولائی - کل یوپی پراونشل کانگرس کمیٹی نے مالیہ میں ۵۰ فیصدی تخفیف کی قرارداد منظور کی تھی - لیکن معلوم ہوا ہے - یوپی کے ریونیو منسٹر نے کمیٹی کے صدر کو مطلع کیا ہے - کہ یہ تجویز منظور نہیں کی جا سکتی - اس پر کمیٹی اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کر رہی ہے تاکہ اسے بدل دیا جائے۔

واشنگٹن ۱۰ جولائی - ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک آدمی نے پریذیڈنٹ روزویلٹ کی موٹر میں چھلانگ لگانے کی کوشش کی - مگر خفیہ پولیس کے ایک آدمی نے اسے پکڑ کر گرا لیا دریافت کرنے پر اس شخص نے بتایا کہ میں پریذیڈنٹ کے جوتے چمکانا چاہتا تھا

کراچی ۹ جولائی - سندھ کی نہروں کی طغیانی کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے - اس کی تفصیل مظہر ہے کہ سیلاب زدہ علاقہ کا رقبہ ۴۳ ہزار ایکڑ ہے سکھر تعلقہ میں ۲۵ ہزار ایکڑ زمین زیر آب ہے - شکارپور تعلقہ میں ۴ دیہات کو نقصان پہنچا اور ۲۱۰۰ ایکڑ زمین پر سیلاب کا اثر ہے - گڑھیاسن تعلقہ میں ۱۸ دیہات کو نقصان پہنچا - اور ۶۴۸ ایکڑ زمین زیر آب ہے سکھر کے ۳۲ دیہات اور گڑھیاسن کے ۱۲ دیہات خالی کرا دیئے گئے ہیں حکومت کی طرف سکھر کے بعض سیلاب زدہ دیہات میں گندم کی متعدد بوریاں بھیجی گئی ہیں -

کلکتہ ۱۰ جولائی - دریائے برہم پترا میں طغیانی ابھی تک زوروں پر ہے سراج گنج اور گرد و نواح کے علاقوں میں دھان کی فصلوں کو سخت نقصان پہنچا ہے - اور تمام علاقہ زیر آب ہے

بیت المقدس ۱۰ جولائی - فلسطین میں شورش بدستور ہے - آج حیفا میں ایک لاری پر بم پھینکا گیا جس سے ۸ یہودی زخمی ہوئے - اسی طرح کل ایک بم کے حادثہ میں ایک بس میں سفر کرنے والے تین عرب ہلاک ہوئے تھے - عرب مارکیٹ میں بھی بہت سے بم پھینکے گئے - جواباً عربوں نے یہودیوں پر اینٹیں برسائیں اور انہیں زدوکوب کیا - حیفہ سے باہر یہودی پولیس اور عربوں میں شدید جنگ ہوئی - جس میں ۲ یہودی سپاہی زخمی ہوئے شہر کی حالت بد سے بدتر ہو رہی ہے۔

ہنکاؤ ۹ جولائی - چینی ہیڈ کوارٹرز کی طرف سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ ۵۰ جاپانی طیارے تباہ کر دیئے گئے ہیں علاوہ ازیں پانچ جاپانی جنگی جہازوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

ناگپور (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے - پراونشل گورنمنٹ نے عدالتی نظم و نسق کے اخراجات کم کرنے کے لئے فیصلہ کیا ہے - کہ ناگپور - جبل پور کھانڈوا - امراوتی اور اکولہ کی عدالتہائے خفیفہ توڑ دی جائیں۔

کڑاپہ ۱۰ جولائی - مسٹر راجگوپال آچاریہ وزیر اعظم مدراس نے کڑاپہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے میمورنڈم کا جواب دیتے ہوئے کہا - میری رائے میں اکثریت اندھرا کو علیحدہ صوبہ بنانے کی تائید میں ہے۔

اٹاوہ ۱۰ جولائی - یہاں یوپی کے اچھوت لیڈروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی - جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ سے قرار پایا کہ یوپی کے کابینہ میں ایک وزیر اچھوتوں میں سے لیا جائے۔

شملہ ۹ جولائی - آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی اور کونسل کا اجلاس ۳۰ جولائی کو نئی دہلی میں بر مکان نوابزادہ لیاقت علی خان صاحب منعقد ہوگا۔

ناگپور ۹ جولائی - سی پی کے وزیر اعظم ایک تجویز پر غور کر رہے ہیں - جس کے ذریعہ قانون کے ذریعہ جہیز کی رسم کو

منشی عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی